Department of Islamic Studies Date : 03/06/2021 Time: 11: to 12
M.A.ISLAMIC STUDIES SEMESTER-1 Paper- 103
Topic: TAFSEER E TABRI
Mohd Akram Raza

# تفسیر طبری: عربی تفسیر

# ابن جریر طبری

---

**أبو جعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری** (ابن جریر طبری) عہد عباسی کے مشہور مفسر مورخ تھے۔ طبری کا تعلق طبرستان - موجودہ ایران کے علاقہ ماژندران- سے ہے۔

طبری کی تصانیف میں سب سے زیادہ اہم اور مقبول ان کی تفسیر جامع البیان عن تأویل آي القرآن اور تاریخ الرسل والملوک ہیں۔ اول الذکر تفسیر طبری اور آخر الذکر تاریخ طبری کے نام سے مشہور ہیں۔ طبری فقہ شافعی کے پیروکار تھے، لیکن بعد میں ان کے آراء اور فتاوی کی بنیاد پر ایک مسلک وجود میں آیا جو ان ہی کی نسبت سے جریری کے نام سے مشہور ہوا۔

تفسیر طبری:

امام طبری رحمہ اللہ کی تفسیر کا نام ”جامع البیان عن تاویل آی القرآن المعروف بہ تفسیر الطبری“ ہے۔ قرآن مجید کی تفسیر کے حوالے سے عظیم سرمایہ ہے۔

حافظ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

اَلتَّفْسِیرُ، لَمْ یُصَنِّفْ اَحَدٌ مِّثْلَہٗ۔

”اس جیسی تفسیر کسی نے نہیں لکھی۔“

تاریخ بغداد: ۱۶۳/۲

مؤرخ اسلام مفسر قرآن امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

”امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے شیوخ واساتذہ کے ایک جمِ غفیر سے کسبِ فیض کیا، طلبِ حدیث میں کئی اسفار کیے، ضخیم تاریخی کتاب تصنیف کی، نیز آپ رحمہ اللہ نے ایک بے مثال تفسیر بھی لکھی۔ اس کے علاوہ بھی آپ کی اصول وفروع میں بہت سی تصانیف ہیں۔“

البدایۃ والنھایۃ: ۱۶۵/۱۱، طبع إحیاء التراث

امام ابن جریر رحمہ اللہ کے شاگرد عبداللہ بن احمد بن جعفر ابو محمد فرغانی رحمہ اللہ (۳۶۲ھ) کہتے ہیں:

''امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ کی کتب میں سے ایک تفسیر القرآن ہے، آپ نے اس میں عمدگی کا مظاہرہ کیا، احکامات، ناسخ ومنسوخ، مشکل وغریب، معانی ومفاہیم، علماء ومفسرین کے احکام اور تفسیری اختلافات، راجح اقوال، اعراب پر بحث، ملحدین پر ردود، سابقہ امتوں کے قصص، امت محمدیہ کے احوال، قیامت کے مناظر اور دیگر حکمتیں اور لطائف پر لفظ لفظ اور آیت آیت کر کے شروع سے آخر تک سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ اگر کوئی عالم اس سے دس ایسی کتابیں تصنیف کرنا چاہے کہ جس میں سے ہر کتاب ایک علیحدہ، انوکھے اور تحقیقی فن کو محیط ہو، تو ایسا بعید نہیں۔''

تاریخ دمشق لابن عساکر: ۱۹۶/۵۲، طبقات المفسرین للداوودي: ۱۱٤/۲، واللفظ لہ، وسندہ، حسنٌ

علامہ ابوالحسن علی بن یوسف قفطی رحمہ اللہ (۵٦۸ـ٦٤٦ھ) لکھتے ہیں:

''آپ رحمہ اللہ عالم کامل، فقیہ، مقری، نحوی، لغوی، حافظ حدیث، مؤرخ اور ہر فن مولا تھے۔ آپ کی شان کو کوئی نہیں پہنچ سکا، اپنے علاقے کے علاوہ عجم کے علاقے، عراق، شام، مصر اور حجاز وغیرہ میں ایک جمِ غفیر سے استفادہ کیا۔ مستقل ڈیرے بغداد میں ڈالے، کئی بڑی تصانیف لکھیں، جن میں تفسیر القران، جس سے بڑی اور مفید کتاب چشمِ فلک نے نہیں دیکھی اور تاریخ کے موضوع پر کتاب، جو اپنے میدان میں شہ کار کی حیثیت رکھتی ہے، شامل ہیں۔''

إنباه الرواة علی أنباه النحاة: ۸۹/۳

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''چھٹے طبقے کے ائمہ میں سے جنہوں نے تفسیر قرآن کا بیڑا اٹھایا ہے، ان میں امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ ان کے بعد امام ابو بکر محمد بن ابراہیم بن منذر نیشاپوری، ابو محمد عبدالرحمن بن ابو حاتم بن ادریس رازی رحمہ اللہ اور ان کے شیوخ کے طبقہ میں عبد بن حمید بن نصر کشی رحمہ اللہ سر فہرست ہیں۔ ان چاروں تفاسیر میں شاید ہی

کسی آیت کی مرفوع، موقوف یا مقطوع تفسیر چوک گئی ہو۔ روایات نقل کرنے میں امام طبری رحمہ اللہ نے دوسروں کی بہ نسبت کچھ اضافہ کیا ہے۔ قراءت، اعراب، آیات کے معانی میں بحث اور اقوال میں راجح و مرجوح کا فرق کرنے کا اہتمام بھی کیا ہے۔ بعد والوں میں کوئی بھی وہ کچھ جمع نہ کر سکا، جو آپ رحمہ اللہ نے جمع کر دیا ہے۔ کیوں کہ آپ رحمہ اللہ ان فنون میں ایک عالی المرتبت تھے، بعد والوں پر دوسرے فنون غالب آ گئے، لہٰذا آپ اس فن میں ممتاز رہے اور دوسروں میں قاصر رہ گئے۔“

العجاب في بيان الأسباب: ۱/۲۰۳